عمدۃ الفقہاء والمحدثین مفتی محمد ارشاد حسین فاروقی مجددی رامپوری کے فتاوی کا مجموعہ
فتاوی ارشادیہ
مع ترجمہ عربی فارسی عبارات
مرتب:
علامہ مفتی محمد عبد الغفار خان رامپوری
تحریک اشاعت
میثم عباس قادری رضوی
ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

عندنا فلثلثة اوجه[1] انتهى۔

لیکن یہ امر قابلِ نزاع ہے کہ یہ امتناع عقلاً ہے یا شرعاً صحیح اور محقق یہ ہے کہ دونوں نہج پر ہے۔

قال فی مسلم الثبوت و شرحہ فواتح الرحموت: المعتزلة قالوا ثانیاً انہ لولاہ ای کون الحکم عقلیاً لم یمتنع الکذب منہ تعالیٰ عقلاً اذ لاحکم للعقل بقبح و اذا جاز الکذب علیہ فلا یمتنع اظہار المعجزة علی ید الکاذب فینسد باب النبوة وھو مفتوح والجواب انہ نقص فیجب تنزیہہ تعالیٰ عنہ کیف وقد مر انہ لانزاع فیہ فانہ عقلی باتفاق العقلاء فالملازمة ممنوعة ومافی المواقف فی اثبات الملازمة ان النقص فی الافعال یرجع الی القبح العقلی فممنوع لان ما ینافی الوجوب الذاتی کیفاً کان او فعلاً من جملة النقص فی حق الباری تعالیٰ ومن الاستحالات العقلیة علیہ سبحانہ[2] انتہی مختصراً۔

اور بعض اہلِ علم نے جواب اعتراض معتزلہ میں یہ امر کہا کہ عقلاً امتناعِ کذب لازم نہیں اگر عقلاً ممکن کہیں تو ممکن ہے فقط امتناعِ شرعی کافی ہوگا اسی بنا پر ہے قول شرح مقاصد کا جو سوال میں مذکور ہے لیکن یوں جواب دینا ضعیف ہے۔

قال فی منہیة مسلم الثبوت وقد یجاب بانا لانسلم امتناع الکذب علی اللہ تعالیٰ امتناعاً عقلیاً لانہ من الممکنات ولو سلم الامتناع فلا نسلم ان انتفاء القبح العقلی یستلزم انتفاءہ لجواز ان یمتنع لمدرک آخر وھو العادة اذ لایلزم من انتفاء دلیل معین انتفاء العلم بالمدلول ولایخفی ضعفہما[3] انتہی۔ واللہ سبحانہ اعلم و علمہ اتم۔

العبد المجیب محمد ارشاد حسین عفی عنہ ـــــ الجواب صحیح محمد عبدالغفار خاں

○

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعض عالم جو لوگوں کی نظروں میں بڑے مقدس معلوم ہوتے ہیں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے ایسے عالم کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں اور ایسے عقیدے کے عالم کا فتوی دین میں قابلِ اعتبار ہے یا نہیں۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ امکان کذب باری تعالیٰ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ یہ بات ان کی قبول

---

[1] شرح المواقف ص ۴۹۸، مطبوعہ قسطنطنیہ، ترکی در ۱۲۸۶ھ

[2] فواتح الرحموت لمولانا بحر العلوم عبدالعلی فرنگی محلی علی حاشیة کتاب المستصفی للامام حجة الاسلام ابی حامد محمد بن محمد غزالی ج ۱، ص ۳۶ مطبوعہ امیریہ بولاق، مصر در ۱۳۲۲ھ

[3] المنہیة علی مسلم الثبوت قلمی ق ۴ ب سن کتابت ۱۲۶۳ھ در رامپور رضا لائبریری، رامپور

کرنے کے لائق ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب واللہ سبحانہ الموفق للصواب

ایسے عالم کے پیچھے نماز تو درست ہے لیکن احتیاطاً اُس کی اقتدا سے احتراز اولیٰ ہے اس لیے کہ یہ عقیدہ چونکہ بتاویل ہے لہذا کفر صاحبِ عقیدہ میں تامل ہے پس بچنا اُس کی اقتدا سے اولیٰ ہوگا اور فتویٰ ایسے شخص کا بسبب اس عقیدہ کے بے اعتبار نہیں ہے اور یہ قول غلط ہے کہ امکان کذب باری تعالےٰ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔

قال فی شرح المواقف: یمتنع علیہ الکذب اتفاقاً انتھیٰ و ھکذا فی مسلم الثبوت و شرحہ فواتح الرحموت فقط واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم۔

العبد المجیب محمد ارشاد حسین احمدی عفی عنہ ــــ الجواب صحیح محمد عبد الغفار خاں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دینِ مبین ومفتیانِ شرعِ متین صورت ہذا میں زید کہتا ہے کہ خلف وعید ممتنع بالذات ہے داخل تحت قدرت اللہ تعالیٰ نہیں اور عمرو کہتا ہے کہ ممکن بالذات اور ممتنع بالغیر ہے تحت قدرت باری تعالیٰ داخل ہے مگر خلافِ واقع نہیں کر سکتا ہے کیونکہ بصورت وقوع کذب لازم آئے گا اور کذب موجب نقص کا ہے اور نقص سے ذات اس کی منزہ ہے بیان وجہ میں زید عمرو کا ہمدم ہے بکر قائل ہے کہ خلف مذکور ممکن ہے ہر دو جانب یعنی وفا وعدم وفا برابر ہیں کوئی جانب ضروری نہیں واقع کر سکتا ہے بتقدیر وقوع اُس کے حق میں نقص نہیں موافق عقیدہ اہلِ سنت کے حسن وقبح شرعی ہے ورنہ وجوب اور لزوم لازم آئے گا حق تعالیٰ پر اور یہ خلاف عقیدۂ اہلِ سنت وجماعت کے ہے بلکہ یہ عقیدہ یعنی وجوب کا معتزلہ اور روافض کا ہے خواہ وجوب عقلی ہو خواہ شرعی اور بتقدیر امتناع کے کسی نوع کا ہو وجوب جانب مخالف یعنی صدق ووفا کا لازم آئے گا۔ مثال اس کی عقل اوّل وغیرہ سے بخوبی واضح ہے حاجت تحریر کی نہیں مگر بفحوائے آیۃ کریمہ لَا تَقْنَطُوْا مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ امید ہے کہ وہ اپنا فضل وکرم بندوں کے حال پر شامل کرے گا اور یہ مضمون آیات اور احادیث شفاعۃ سے اچھی طرح پُر ظاہر ہے جس کا قول حق ہو بیان فرمائیں دلائل کتب اہل سنت سے اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔

الجواب واللہ سبحانہ الموفق للصّواب

اگر وعید الٰہی خبرِ عقاب ہے جانب حق تعالیٰ سے اور مقید نہیں ہے ساتھ مشیت یا عدم عفو وغیرہ